۲۰۲/۷۸۶

ضبطِ شجاعت

مرثیہ۔۔۔۳۱

درحالِ حضرت ابوالفضل العباس علیہ السلام

مصنفہ

شاعرِ ملّت حضرت میر محمد باقر رضوی امانت خانیؒ

سالِ تصنیف۔۔۱۴۰۵ھ م ۱۹۸۵ء

تعداد بند۔۔(۱۱۰)

www.emarsiya.com

اے زباں ۔ جوہرِ میثم صفتی دکھلادے | اے سُخن ۔ رابطۂ آلِ نبیؐ دکھلادے
اے اثر ۔ لازمۂ نادِ علیؑ دکھلادے | اے قلم ۔ چہرۂ تصویرِ ولیؑ دکھلادے

مُدعا میرا ۔ مرے قلب و جگر پا جائیں
اپنے دل میں مجھے عباسؑ نظر آجائیں

باغِ سلمانؓ سے کرتا ہے سخن گل چینی | سادہ لفظوں میں نظر آئیگی پھر رنگینی
ہوگا پھر بزم میں اندازِ سخن تزئینی | دیکھے گی آنکھ سے پھر رُوئے علیؑ حق بینی

شکلِ اسلام پناہی کو میں پھر دیکھوں گا
مظہرِ وصفِ الٰہی کو میں پھر دیکھوں گا

پھر ضیا ۔ مہرِ طبعیت کی کرن میں ہوگی | پھر مری فکرِ رسا ۔ سیرِ چمن میں ہوگی
پھر مودت مرے خامے کے چلن میں ہوگی | پھر روانی مرے دریائے سخن میں ہوگی

نکلیں گے شعر کی پھر چاہِ ذقن سے گوہر
پھر نکالونگا نئے ۔ بحرِ سخن سے گوہر

ہوگا ارمان میں پھر لم یزلی کا جلوا | پھر نظر آئیگا آیاتِ جلی کا جلوا
بن کے مولاؑ نظر آئیگا ولی کا جلوا | پھر تصور ہی میں دیکھوں گا علیؑ کا جلوا

میں یہ کہہ دونگا تو ہرگز نہ تعلیٰ ہوگی
پھر مرے طورِ تفکر پہ تجلی ہوگی

مجھ کو مل جائیگا جبریلِ امیں کا شہپر | جس سے کردونگا رقم ۔ مدحتِ شیرِ داور
مجھ پہ پڑ جائیگی پھر قدرتِ مولاؑ کی نظر | پھر میں پہنچوں گا درِ علم پہ جھولی لیکر

فیض مل جائیگا پھر آلِ پیمبرؐ سے مجھے
بھیک مل جائیگی دروازۂ حیدرؑ سے مجھے

www.emarsiya.com

زُہد کی روحِ رواں ۔ عصمتِ مطلق ہیں علیؑ | ہے قسمِ نوحؑ کی اسلام کی زَورَق ہیں علیؑ
معنیٔ قرآں کے ہیں قرآن سے مُلحق ہیں علیؑ | وہ خدا تو نہیں ہیں حق تو یہ ہے حق ہیں علیؑ

خَلق ۔ اللہ کے ہے نور سے خلقت ان کی
جو خدا کی ہے مشیتّ وہ مشیتّ ان کی

حق کی انگشتِ شہادت کا اشارا حیدرؑ | مرضیٔ حق سے ہی خالق کا ارادہ حیدرؑ
آئینہ زُہد کا ۔ تطہیر کا آیہ حیدرؑ | علمِ قرآں کی ہیں وسعت کا خلاصا حیدرؑ

ان کا گھر ۔ چشم میں معبود کی پورا اُترا
نجم کی شکل میں والنجم کا سُورا اُترا

مثلِ احمدؐ ہیں یہی مرتبہ دانِ خالق | ان کا مولد ہے حرم ۔ جو ہے مکانِ خالق
یہ عجائب کے ہیں مظہر ۔ کہ ہیں شانِ خالق | کون بات ان سے کریں ۔ یہ ہیں زبانِ خالق

حق کی آیات سے مربوط ۔ خطابت ان کی
بعد ۔ قرآن کے ہے نہجِ بلاغت ان کی

ان کے ہی کاخِ تمنا میں ہے جائے عباسؑ | ہے تصور میں مرے شانِ لوائے عباسؑ
آئیگی گوشِ تصور میں صدائے عباسؑ | اب نظر آئیگا پھر ۔ غیظِ وفائے عباسؑ

پھر جوہر نظر آئینگے مرے خامے کے
پُرزے قرطاس پہ پھر ہونگے اماں نامے کے

پھر بیاں ہوگا رقم ۔ شہؑ کی مدد گاری کا | نقشہ کھنچ جائیگا پھر فوج کی سالاری کا
قصہّ دُہراؤنگا پھر وصفِ علمداری کا | ذکر ۔ پھر ہوگا سرِ بزم ۔ وفا داری کا

پھر کروں گا میں رقم ۔ رَب پہ توکل کا بیاں
پھر کریگی یہ زباں ضبط و تحمل کا بیاں

www.emarsiya.com

جوہرِ ضبط ہے شمشیرِ شجاعت کی جِلا | جوہرِ ضبط ہے شمشیرِ شرافت کی جِلا
جوہرِ ضبط ہے شمشیرِ رسالت کی جِلا | جوہرِ ضبط ہے شمشیرِ امامت کی جِلا

صبر کی داد تو دراصل ہے دادِ اکبر
ضبط چوبیس برس کا ہے جہادِ اکبر

صفتِ ضبط کا ہے نفس کی قوت میں شمار | صفتِ ضبط کا ہے عقل کی جرأت میں شمار
صفتِ ضبط کا ہے شانِ امامت میں شمار | صفتِ ضبط کا ہے وصفِ شجاعت میں شمار

دم ۔ تحمل کا جو بھرتا ہے بہادر ہے وہی
برمحل ۔ ضبط جو کرتا ہے بہادر ہے وہی

شَرفِ وصف میں ہے ضبط و تحمل کا شمار | صاحبِ عقل ہی کرسکتے ہیں اس کا اظہار
بے ضرر ہوتی ہے خاموش ہی اسکی پیکار | خوں جو انساں کا بہاتا نہیں وہ ہے ہتھیار

حَربہٗ ضبط سے ہی جوش کی زنجیر کٹی
ضبط کی تیغ سے ہی غیظ کی شمشیر کٹی

پاس رکھتے تھے حسنؑ ۔ ضبط و تحمل کی سپر | زہر سے کم نہ تھا تبدیلِ زمانہ کا اثر
ہوتا تھا ظُلمِ زباں ۔ نامِ شہٗ خیبر پر | سُنتے تھے ضبط سے یہ سَب سرِ محفل ۔ شبرؑ

لفظ نے کام کیا قاتلِ سرورؑ کی طرح
فقرے منبر سے چلے شمر کے خنجر کی طرح

غم کو اکبرؑ کے بڑے ضبط سے ٹالا شہؑ نے | زخمِ مہرو پہ کیا نظروں کا ہالا شہؑ نے
ضبط کے ہاتھ سے نیزے کو نکالا شہؑ نے | مرضیٔ حق کے لئے دل کو سنبھالا شہؑ نے

ورنہ ہوجاتی عیاں ۔ قدرت و شانِ شبیرؑ
مُرّہ کے قلب میں دھنس جاتی سنانِ شبیرؑ

www.emarsiya.com

حُرملہ نے سوئے بے شیر جو ناوک مارا | گردنِ اصغرؑ معصوم میں وہ در آیا
شاہؑ نے صبر و تحمل سے وہ ناوک کھینچا | مصَرفِ ضبط ۔ بہ ایمائے مشیت یہ تھا

ورنہ جینا قدَرَ انداز کا مشکل ہوتا
شاہؑ کے غیظِ نظر ہی سے وہ بسمل ہوتا

حسنؑ سبز قبا کا جو گرا خاک پہ لال | کردیا قاسمِؑ مہرو کو عدو نے پامال
ضبطِ سرورؑ کو رہا اُمتِ احمدؐ کا خیال | شہؑ دکھاتے ہی نہ تھے زورِ امامت کا کمال

ورنہ ۔ بہتے ہوئے دریا بھی لہو ہوجاتے
یہ اگر چاہتے ۔ پامال عدو ہوجاتے

خاتمہ جب ہوا میداں میں علی اکبرؑ کا | دوش پر شہؑ نے ضعیفی میں اُٹھایا لاشا
ضبط سے کام لیا ۔ دل کو سنبھالا ورنہ | چاہتے یہ تو نہ کیوں شام کا لشکر کٹتا

بَد دُعائے شہِؑ مظلوم ہی کے بعد ۔ کٹی
ایک ہی جملے سے جب نسلِ بنِ سعد ۔ کٹی

جب ہوئے عونؑ و محمدؑ شہِؑ والا پہ نثار | ضبطِ زینبؑ نے کیا شکر کا سجدہ اک بار
اور شبیرؑ بنے صبر و تحمل کا مدار | ان کی چل جاتی جو میداں میں دو دھاری تلوار

اک اشارے سے ہی سرورؑ کے مقابل ۔ کٹتے
ایک ہی وار میں ان دونوں کے قاتل ۔ کٹتے

آہ ۔ سجادؑ نے کیا حالِ پریشاں دیکھا | منظرِ حادثۂ شامِ غریباں دیکھا
دیدۂ ضبط نے اک حشر کا ساماں دیکھا | فرقِ زینبؑ ۔ سرِ دربار ہی عُریاں دیکھا

نفسِ آزاد پہ ہر قسم کی قدرت رکھکر
طوق پہنا ۔ اثرِ زورِ امامت رکھکر

www.emarsiya.com

رحلتِ دخترِ شبیرؑ جو زنداں میں ہوی
لاش ۔ ہمشیر کی ۔ زنداں کی زمیں ۔ تاریکی
تھی اسیری میں وہ عابدؑ پہ بڑی سخت گھڑی
ضبط کے بیلچے سے قبرِ سکینہؑ کھودی

صبر کا درسِ عمل دیدیا دلگیروں کو
لاش اُٹھاتے ہیں سنبھالے ہوئے زنجیروں کو

رن میں عباسؑ کا وہ جنگِ دفاعی کرنا
شاہؑ کی موت تھی عباسِؑ جری کا مرنا
پانی لانے کے لئے خون میں اپنے بھرنا
ضبط سے کام لیا شاہِؑ ہُدا نے ورنا

تیغِ شہؑ ۔ فوج کا معدوم۔ بھَرم کردیتی
بازوئے قاتلِ عباسؑ ۔ قلم کردیتی

کون عباسؑ ۔ جو ہے راہِ وفا کا رہبر
کون عباسؑ ۔ اکیلا جو ہے پورا لشکر
کون عباسؑ ۔ جو زینبؑ کی ہے سر کی چادر
کون عباسؑ ۔جسے فاطمہؑ کہتی ہے پسر

مطمئن ہوگئے تھے جسکی ضمانت میں حسینؑ
روزِ عاشور رہے جسکی حفاظت میں حسینؑ

جس نے دل تھام کے غُصّے کو پیا وہ عباسؑ
نہر کو صَرفِ نظر جس نے کیا وہ عباسؑ
ضبط کا جس نے جلایا ہے دِیا وہ عباسؑ
امتحاں جس نے وفا کا ہے دیا وہ عباسؑ

صفتِ ضبط سے چُلو میں لیا پانی کو
تول کر وزنِ وفا پھینک دیا پانی کو

ارتقائے پرِ پروازِ دُعا ہے عباسؑ
اک مجسم دلِ زینبؑ کی صدا ہے عباسؑ
جوہرِ آئینۂ مہر و وفا ہے عباسؑ
بے وفائی کے مریضوں کی دوا ہے عباسؑ

اسمِ عباسِؑ علیؑ حق کی عطا ہوجائے
نام کو لکھ کے جو پی لیں تو شفا ہوجائے

www.emarsiya.com

دل جو رکھتا ہے علیؑ کا وہ دلاور عباسؑ
پیاس سے پُھنکتا ہوا سُورۂ کوثر عباسؑ
تابعِ فیصلۂ مقصدِ سرورؑ عباسؑ
نظرِ فوج میں لاکھوں کا ہے لشکر عباسؑ

ہے یہ کُل فوجِ حسینی کی لڑائی گویا
اس کا حملہ ہے بہتر کی چڑھائی گویا

پاسبانِ حرمِ شاہؑ ہُدا ہے عباسؑ
سانس لیتا ہوا قرآنِ وفا ہے عباسؑ
اعتبارِ صفتِ شیرِ خدا ہے عباسؑ
چلتی پھرتی ہوی حیدرؑ کی دُعا ہے عباسؑ

محوِ پیکار ہیں خالق کے ولی کے ارماں
شکل میں اس کے مجسم ہیں علیؑ کے ارماں

اپنے بھائی کی اطاعت کا سراپا ۔عباسؑ
ضبط کرتا ہوا اک پیاس کا دریا ۔ عباسؑ
مادّی شکل میں شبیرؑ کا منشا ۔ عباسؑ
سانس لیتا ہوا زینبؑ کا ہے پردا ۔ عباسؑ

قتل پر اسکے ہی روتی ہے حیائے زینبؑ
لپٹی ہے فرقِ بُریدہ سے ردائے زینبؑ

کون عباسؑ ۔ جو بھائی کی رِضا کا محکوم
کون عباسؑ ۔ جو لازم ہے ۔شجاعت ۔ملزوم
کون عباسؑ ۔ جو زینبؑ کا بنا ہے مخدوم
کون عباسؑ ۔ جو ہے لفظِ وفا کا مفہوم

جن کو عرفاں ہے وہی اہلِ وِلا پڑھتے ہیں
لفظِ عباسؑ تو لکھتے ہیں وفا پڑھتے ہیں

کون عباسؑ ۔ جو آیاتِ وِلا کا قرآں
کون عباسؑ ۔ جو ہے وزنِ وفا کی میزاں
کون عباسؑ ۔ جو دریائے عطش کا طوفاں
کون عباسؑ ۔ جو ہے پیاس کا پیاسا ارماں

رحم دل ۔ صاحبِ احساس کا عباسؑ ہے نام
تشنہ لب بچوں کی اک آس کا عباسؑ ہے نام

www.emarsiya.com

یہ ہمیشہ رہا حکمِ شہؑ دیں پر عامل | کربلا میں ہوی معراج ۔ وفا کی حاصل
یہ محرم کی نہم ہی کو تھا ماہِ کامل | سجدہ گاہوں میں بھی خوں اسکا ہوا ہے شامل

نظمِ مضموں میں نہ اب فکر ۔ غلُو کرتی ہے
خود وفا اس کے پسینے سے وضو کرتی ہے

یاد آجائیں علیؑ جس کے ہیں ایسے تیور | گُلِ گلزارِ وفا کھِلتے ہیں رخساروں پر
مصحفِ رُخ کے ہیں مژگانِ حسیں زیر و زبر | جس میں افواجِ عدو صفر بنے ایسی نظر

اپنے اسلاف کی جرأت کا اثر رکھتا ہے
دل جو حیدرؑ کا تو حمزہؑ کا جگر رکھتا ہے

ضبط کی فوج کا کہہ سکتے ہیں جس کو سالار | جسکے تیور سے ہی اعدا ہوئے رن میں فی النّار
حُکمِ شبیرؑ کی محکوم تھی جس کی پیکار | ضبط کے ہاتھ سے رُک رُک کے چلائی تلوار

ورنہ ۔ کچھ اور ہی میدان کا نقشا ہوتا
بہتے پانی کی جگہ خون کا دریا ہوتا

یہ قمر عالمِ امکاں میں ہوا یوں پیدا | گویا والشّمس کا افلاک سے سُورہ اُترا
ہے جری فخرِ عرب اور ہے بیٹا اُس کا | جس کا نام ۔ علیؑ ۔ نامِ خدا ۔ صلِّ علیٰ

نفسِ حق ۔ نفسِ رسولؐ دوسرا کہتے ہیں
یہ وہ ہے جس کو نصیری تو خدا کہتے ہیں

جس کے باقی ہیں نشاناتِ قدم دُنیا میں | جس نے رکھا ہے شجاعت کا بھرم دُنیا میں
جس کا روضہ ہے جلالت کا حرم دُنیا میں | حشر تک رہ گیا ہے جس کا علم دُنیا میں

جس نے تاریخِ وفا خوں سے مُزیّن کردی
خود تو بے جاں ہوا اور روح علم میں بھردی

www.emarsiya.com

وہ جری ۔ وصفِ شجاعت میں جو گزرا یکتا
معتبر جو نظرِ فاطمہ ؑ زہرا میں ہوا
کربلا میں جو شہِ ؑ دیں کا محافظ ٹھیرا
جس کو کہتا ہے جہاں چاند بنی ہاشم کا

حُسن کے وصف میں عباسؑ سے وہ ہارا ہے
سامنے اُس کے قمر چرخ کا ۔ اک تارا ہے

اُسکے رُخسار کے پھولوں میں ہے خوشبوئے حیا
آنکھ کا پردہ ،حرم کے ہے سروں کا پردا
آئینہ ۔ رُعب وجلالت کا ہے ۔ چہرے کی ضیا
تِل ہے رُخسار پہ ۔ یا فائے وفا کا نُقطا

یہ علیؑ کا ہے پسر ۔ علم کا اک دریا ہے
اِسی نقطے ہی میں قرآنِ وفا سمٹا ہے

وہ علمدارؑ جو رکھتا ہے علیؑ کے تیور
وہ حسَیں۔جس کا لقب ہے بنی ہاشم کا قمر
جس کے رُخ سے ہے عیاں شانِ تقدس کا اثر
جس کے سجدوں کا نشاں صاف ہے پیشانی پر

یہ نشاں ۔ شانِ عمل بنکے اُبھر آتا ہے
چاند پر دوسرا اک چاند نظر آتا ہے

رہبرِ اہلِ وفا جس کی وفا کی مشعل
جز علیؑ کوئی نہیں جس کا شجاعت میں بدل
ہر عمل ۔ حیدرِؑ کرّار کا گویا ہے عمل
چشمِ سرورؑ میں جو ہے سب شہدأؑ سے افضل

مل گئی۔نطقِ امامت سے یہ عزت جس کو
کربلا میں ملی معراجِ شہادت جس کو

پہلواں جس نے کئی رن میں تہہِ تیغ کیئے
جس نے پانی کے عوض۔ضبط کے دوگھونٹ پیئے
پیاس کے جس نے لبِ نہر۔جلائے ہیں دیئے
جس کو جنت میں خدا نے پرِ پرواز دیئے

اپنے دادا کی طرح رن میں علمدار بنا
فوجِ شبیرؑ کا جو جعفرِ طیارؑ بنا

www.emarsiya.com

جس کا ہے حُسن کی دُنیا میں مثالی۔چہرہ
رکھتا ہے رعب میں تاثیرِ کمالی ۔چہرہ
جوہرِ آئینۂ وصفِ جمالی ۔ چہرہ
یعنی منجملۂ اسمائے جلالی ۔ چہرہ
قدرتِ کاملہ ہے ۔ شیرِ وغا کا بیٹا
کیوں نہ ہو ۔ یہ ہے نصیری کے خدا کا بیٹا

آج انسان ہمالیہ کی چوٹی پہ گئے
اسی قوت سے یہ دُنیائے دنی پر چھائے
قوتِ جوہری کے علم سے جوہر بھی ملے
علمِ اشیا کی ترقی سے قمر پر پہنچے
فخر ۔ زائرَ کا ہے حیدرؑ کے پسر کا روضہ
منزل اپنی ۔ بنی ہاشم کے قمر کا روضہ

چاند واں روشنیٔ مہر سے تابندہ ہوا
وہاں انسان نے غاروں میں پہنچ کر دیکھا
یہاں عباسؑ کا پُر نور طلائی روضہ
یہاں گہرائی میں مقتل ہے شہِؑ والا کا
چاند پر ریت ہے۔پتھر بھی ہیں اورمٹی ہے
کربلا میں تو ہمیں خاکِ شفا ملتی ہے

حضرتِ شیثؑ تو آدمؑ کے مددگار بنے
اور سلیماںؑ کے فدا کار بھی آصف ٹھیرے
حضرتِ نوحؑ کے امداد رساں سامؑ ہوئے
جبکہ ہارونؑ ۔ مددگار بنے موسیٰؑ کے
خود ہی ہمراہِ براہیمؑ ۔ رہے اسمعیلؑ
اپنے والد کے مددگار بنے ۔ اسمعیلؑ

قلبِ حیدرؑ میں تھا امدادِ نبیؐ کا احساس
جس طرح رہتے تھے حیدرؑ شہِ لولاکؐ کے پاس
وقف تھے حق کی مدد کیلئے اُن کے انفاس
ساتھ شبیرؑ کے ویسے ہی رہے ہیں عباسؑ
دل میں رکھتے ہوئے احساسِ ولی آئے ہیں
بہرِ امدادِ حسینؑ ابنِ علیؑ آئے ہیں

www.emarsiya.com

اس قدر شاہؑ کو وہ پاسِ ادب کرتے تھے
عُمر بھر بھائی کو بھائی نہ کبھی بھی بولے
ایک بیٹی تھی عبید اللہ تھے اُن کے بیٹے
فضل پیدا جو ہوئے تب یہ ابوالفضل ہوئے

لطفِ شبیرؑ سے لشکر کے علمدار بنے
جب ہوئے ہاتھ قلم جعفرِ طیارؑ بنے

تھے یہ سرورؑ کی غلامی پہ ہمیشہ نازاں
عُمر بھر ان کے رہے قلب میں بس یہ ارماں
جان ہوجائے حسینؑ ابنِ علیؑ پر قرباں
جب یہ پیدا ہوئے دی کان میں سرورؑ نے اذاں

لحن اس طرح سے بھایا کہ بصد ناز ۔ سُنی
دہر میں پہلے پہل بھائی کی آواز ۔ سُنی

صبحِ عاشور اذاں اس نے سُنی اکبرؑ کی
لحنِ ہمشکلِ پیمبرؐ تھا بہ آوازِ نبیؐ
حُرؑ کو توفیقِ الٰہی ہوی کروٹ بدلی
وہ ابھی سونے نہ پایا تھا کہ قسمت جاگی

شبِ عاشور کٹی ۔ صبح کا تارا چمکا
ساتھ ہی حُرؑ کے مقدر کا ستارا چمکا

صبحِ عاشورِ محرم تھی قیامت کی سحر
جب اُٹھایا شبِ عاشور نے اپنا بستر
جگمگاتے ہوئے سجدوں کے نشاں تھے اُس پر
جن پہ باطن میں پڑی کعبے کی حیران نظر

قلبِ شبیرؑ کو خالق کی لگن نے چوما
حلقِ شبیرؑ کو سورج کی کرن نے چوما

سر ہتیلی پہ لئے ہیں شہِؑ دیں کے جانباز
دمِ شبیرؑ پہ دم دیتے ہیں یہ ہیں دمساز
ختم کی شاہؑ کے انصار نے جس وقت نماز
آئی کانوں میں اُنہیں طبلِ وَغا کی آواز

ٹیک کر تیغیں مُصلّے سے دلاور اُٹھے
باندھ کر سر سے کفن یا علیؑ کہہ کر اُٹھے

www.emarsiya.com

نور کی شمع ہیں شبیرؑ ۔ یہ ہیں پروانے
رفعتیں ان کے منازل کی خدا ہی جانے
مئے نصرت کے ہیں دل ۔ پہلوؤں میں پیمانے
یہ ہیں تسبیحِ شہادت کے اکہتر دانے

اِسی تسبیح کے دانوں پہ اثر جن کا ہے
نام ۔شبیرؑ ہے جس کا ۔ وہ امام ان کا ہے

کربلا میں رہے شبیرؑ کے ہمراہِ رکاب
مل سکے ایسے نہ دُنیا میں کسی کو اصحاب
یہ حقیقت ہے ۔ دوعالم میں نہیں ان کا جواب
گرد تھے مہرِ شہادت کے اکہتر مہتاب

یہ نمایاں ہوئے میداں میں عجب رُوپ کے ساتھ
چاندنی دن میں نظر آنے لگی دھوپ کے ساتھ

حق کو یہ پاگئے ہیں شہؑ کے مددگار ہیں یہ
ان کے ثابت ہیں قدم ۔سیسے کی دیوار ہیں یہ
راہِ عباسؑ پہ چلتے ہیں وفادار ہیں یہ
سر ہتیلی پہ لئے لڑنے کو تیار ہیں یہ

اب تصور یہ سُوئے نہرِلبن باندھے ہیں
بے کفن ہونگے مگر سر سے کفن باندھے ہیں

ان ہی انصار میں ہے ابنِ مظاہرؑ کا شمار
یہ نہیں سُن سکے ٬حملہ کیا اُن پر اک بار
بد کلامی سے جو پیش آئے عدوئے غدّار
قتل ۔ اعدا کو کیا ہوگئے سرورؑ پہ نثار

ظُہرِ عاشور کو اس طرح سے پڑھ لی ہے نماز
نُصرتِ شہؑ کے مُصلّے پہ ادا کی ہے نماز

ان کی پیکار کے میدان میں جھنڈے ہیں گڑے
پیچھے ہٹتے نہ تھے میدان میں رہتے تھے اَڑے
ان کی جرأت تھی بڑی ۔ انکے عزائم تھے بڑے
یہی انصار لڑے ۔ خوب لڑے خوب لڑے

رن میں سرشار ہوئے ساغرِ نُصرت پی کر
لبِ کوثر یہ گئے جامِ شہادت پی کر

www.emarsiya.com

قتل جب ہوگیا شبیرؑ کا سارا لشکر
پیاسے بچوں کا ہوا قلب پہ غازی کے اثر
پانی لانے کیلیئے باندھ لی سقّے نے کمر
مشک عباسؑ نے لی ۔ پیاس کا پانی بھر کر
دہر نے قوتِ احساس ۔ مجسم دیکھی
شکلِ عباسؑ میں اب آس ۔ مجسم دیکھی

کہا بچوں سے کرو تم بھی دُعا ۔ اے بچو
بھر کے مشکیزہ ۔ پھر آنا ہو مرا ۔ اے بچو
فرض ۔ سقائی کا مجھ سے ہو ادا ۔اے بچو
اپنا ہر حال میں حافظ ہے خدا ۔ اے بچو
پانی دریا کا کسی طَور سے لاؤں ۔ بچو
پیاس میں مشک کے پانی سے بُجھاؤں ۔ بچو

ننھے بچے ہوئے سُنتے ہی یہ مصروفِ دُعا
کہتی تھی پیاسی سکینہؑ ۔ کہ مرے ربِ عُلا
تجھ کو معلوم ہے جو پیاس سے ہے حال مرا
مشک میں پانی لئے نہر سے واپس ہوں چچا
تجھ کو ہر طرح کی قدرت ہے ۔ محافظ تُو ہے
اے خدا ۔ میرے چچا جان کا حافظ تُو ہے

پردہ خیمے کا اُٹھا اور نکل آئے عباسؑ
دل میں ہے تشنہ دہانوں کی عَطش کا احساس
ہے علم دوش پہ اور مشک بھی ہے ان کے پاس
مشک خالی نہیں ہے بچوں کی ہے اُس میں آس
بیٹھے مرکب پہ جو نہی ۔ ہوش عدو کھونے لگے
رَونگٹے شام کے لشکر کے کھڑے ہونے لگے

یوں برآمد ہوا یہ چاند بنی ہاشم کا
فوج ۔ لرزاں ہوی ۔ میدان وَغا کا کانپا
مہر کی طرح چمکتا تھا علم کا پنجا
چاند کے ساتھ ہی پنجے کا بھی سورج نکلا
قمرِ چرخ کو حیران بنا دیتا ہے
چاند ایسا ہے جو سورج کو ضیا دیتا ہے

www.emarsiya.com

شکنِ خطِ جبیں میں ہے جلالِ حیدرؑ | آنکھیں آئینۂ دیدارِ شہِؑ جن و بشر
سُرمۂ چشم کا ایسا ہے مقدس منظر | فخر کرتی ہے شبِ قدر ۔ سیاہی لے کر

ہاتھ ۔ تحریرِ مضامینِ وَغا کے ہیں قلم
کاتبِ قصہّ معراجِ وفا کے ہیں قلم

ہیبتِ حیدَری ہوتی ہے عیاں تیور سے | خمِ محرابِ وفا ۔ نقش بنے ابرو کے
رُخ کے آکر جو قریں ہلتے ہیں گیسو ان کے | سُورہ ۔ والشّمس کا والیل سے ملتا ہے گلے

ایک ہی وقت میں کیا لطف اُٹھاتی ہے نظر
دن بھی آتا ہے نظر ۔ رات بھی آتی ہے نظر

لکھتے ہیں اس طرح قرِ وینۂ فُرخُند سیَر | چلے عباسؑ جو میداں کی طرف مرکب پر
پیچھے روتے ہوئے جاتے تھے فَرس کے سرورؑ | پڑگئی شہؑ پہ علمدارِ جری کی جو نظر

اُترے گھوڑے سے کہا میں ہوں فدائے آقا
حال ۔ کیا ہوگیا ہے ۔ کس لئے آئے ۔ آقا

دیکھ کر بھائی کو حسرت سے ۔ یہ بولے سرورؑ | دل نے چاہا ۔ کہ تمہیں دیکھ لوں میں جی بھر کر
کہکے یہ لپٹے برادر سے شہِ جن و بشر | ان کے گریے سے دوعالم میں ہوا اک محشر

طائرانِ فلکی دیکھ کے گھبراتے تھے
جگرِ جن و ملک ۔ خون ہوئے جاتے تھے

حیدری شان سے میدان میں آیا صفدر | ایسے تیور تھے کہ حیران تھا شامی لشکر
دیکھ کر ہوگئے چار آئینے والے ششدر | تیغ کی دھار تھی ۔ افواج پہ غازی کی نظر

رَن میں ہوتا جو کوئی جنگ کے قابل ۔ آتا
کس میں ہمت تھی جو غازی کے مقابل آتا

www.emarsiya.com

کرتا کیا شہؑ کا وفادار ۔ تعرُف ۔ اپنا | خود سراپائے علمدارؑ ۔ رَجز ہے گویا
چہرہ کہتا ہے کہ ہوں چاند ۔ بنی ہاشم کا | سینے کا قول ۔ وفا کا ہوں میں اک آئینا
ہے بیاں قلب کا ۔ مجھ میں ہے حق آگاہ کا زور
ہاتھ کہتے ہیں کہ ہم میں ہے یداللہؑ کا زور

پھر رَجز خواں ہوا اس طرح سے غازی رن میں | تیغ کی دھار کی ہے کاٹ ۔ مری چتون میں
گوہرِ حُسن وفا ۔ قلب کے ہے مخزن میں | خون ہے حیدرِ کرّار کا میرے تن میں
مجھ میں ہے روحِ وفا ۔ صاحبِ احساس ہے نام
شیر ہوں شیرِ خدا کا ۔ مرا عباسؑ ہے نام

ہوگی ساحل پہ مری تیغ سے خوں افشانی | جوہرِ ضبطِ عطش ۔ شاہؑ کا ہے لا فانی
تشنہ لب ہے معٔ اطفال ۔ نبیؐ کا جانی | لونگا دریا ۔ پہ نہ ہرگز میں پیونگا پانی
موجیں گھیرینگی مجھے ۔ میں تو نہیں گھِر سکتا
آبرو پر مری پانی تو نہیں پھر سکتا

آج خیبر کی طرح دہر میں ہوگی یلغار | آئیگی خون فشانی سے خزاں بن کے بہار
شاخ ہے نخلِ شجاعت کی یہ میری تلوار | آئیگی رن میں یہ جس دم حرَکت میں اک بار
سَر تو پتوں کی طرح خاک پہ جَھڑ جائینگے
ہاتھ میرا جو چلے ۔ پانو اُکھڑ جائینگے

عزتِ نفس کو رسوا نہیں ہونے دونگا | سرِ ہمت کبھی نیچا نہیں ہونے دونگا
خیموں کی سمت تو حملا نہیں ہونے دونگا | شاہؑ کا بال بھی بیکا نہیں ہونے دونگا
فوج ۔ حملے سے مری چاروں طرف بٹ جائے
شہؑ کی جانب جو نظر اُٹھے ۔ نظر کٹ جائے

www.emarsiya.com

نہر پر جب مری تلوار کا پھیرا ہوگا | دن میں ہی شام کی فوجوں کا سویرا ہوگا
موت نے فوج کو ہر سمت سے گھیرا ہوگا | گیسوئے تیغ جو کھولوں تو اندھیرا ہوگا

لیتے ہی جائینگے خود موت کے دھارے تم کو
شامیو ۔ دن میں نظر آئینگے تارے تم کو

نامِ شبیرؑ ۔ مصائب میں سہارا ہوگا | جینا ذلت سے نہ دُنیا میں گوارا ہوگا
پیاسے مر جائینگے ۔ کوثر کا کنارا ہوگا | رائیگاں خون تو ہر گز نہ ہمارا ہوگا

خونِ نا حق کی سُنائیگی فسانے ۔ مٹی
سجدہ گاہیں بنیں ۔ لگ جائے ٹھکانے ۔ مٹی

میرے ضربات کی جھنکار کا شُہرہ ہوگا | کر سکے گا نہ مدد ۔ فوج کا یہ شورِ وَغا
چُپ ہی ہو جائینگے ۔ نقارے۔جلاجل۔قرنا | میری شمشیر کا میداں میں بجے گا ڈنکا

میرے آگے سرِ مغرور ہر اک خَم ہوگا
دَم جو ماریگا کوئی رن میں تو بے دَم ہوگا

صاف میدان کروں اذنِ وَغا گر پاؤں | آبِ شمشیر سے ہی گھاٹ کا لشکر کاٹوں
کوئی ٹِک ہی نہ سکے غیظ میں گر آجاؤں | آگ تلوؤں سے لگے قبضہ جو دریا پہ کروں

قلب کے سوزِ عطش ہی سے جَلا سکتا ہوں
بہتے دریا میں بھی میں آگ لگا سکتا ہوں

جانبِ اہلِ حرم کوئی نہیں آسکتا | کوئی سجادؑ کو ایذا نہیں پہنچا سکتا
بیڑیاں دُور سے ان کو نہیں دکھلا سکتا | طوق ۔ اُنکو کوئی ہر گز نہیں پہنا سکتا

کِس میں ہمت ہے جو جرأت کے پرے میں آئیں
پیش قدمی جو کریں ۔ آہنی گلے میں آئیں

www.emarsiya.com

واسطہ کچھ بھی نہیں رکھتا رہِ جَور سے میں | دیکھتا رہتا ہوں انجام ۔ بڑے غور سے میں
ہر میں دادِ وفا لونگا ہر اک دَور سے میں | نام کو ڈوبنے دونگا نہ کسی طَور سے میں

پیچھے رہتا نہیں ۔ ہمدردیٔ آقا میں کبھی
غرق ہوگی نہ مری پیاس تو دریا میں کبھی

بات کرتا ہے جو ۔ شبیرؑ کا وہ منشا ہوں | کعبۂ اہلِ وفا جو ہے ۔ وہ دل رکھتا ہوں
مشک میں بچوں کی ہے پیاس ۔ میں خود پیاسا ہوں | دیکھکر پیاسوں کو دریا کی طرف آیا ہوں

دل کی گہرائیوں سے تشنہ دہانی دیکھی
ڈوب کر پیاس میں دریا کی روانی دیکھی

مُنہ دکھاتے نہیں کیوں حُرؑ کے رسالے والے | شاہؑ کے بحرِ کرم ہی سے وہ سیراب ہوئے
جس نے سیراب کیا اُس کے ہیں بچے پیاسے | چُلو پانی میں نہ کیوں ڈوب کے وہ مَر جاتے

تین دن سے ہے محمدؐ کا نواسا پیاسا
بہتے دریا پہ ہے احسان کا دریا ۔ پیاسا

دیدہ ور ایک ہی اے شامیو ۔ تم میں نکلا | حق شناسی سے جسے جادۂ حق مِل ہی گیا
پالیا شاہؑ کی جانب سے خطِ عفوِ خطا | حُرؑ نے بھیگی ہوی پلکوں کو نچوڑا ۔ ایسا

رحم کا جوش بڑھا ۔ کشتیٔ تقصیر بہی
اشک سے کاتبِ اعمال کی تحریر ۔ بہی

دین کو چھوڑ کے تم رئے کے ہوئے شیدائی | سوجھتا کیوں نہیں ۔ کیا ہوگئی ہے بینائی
دشمنی آلِ پیمبرؐ سے تو ہے آبائی | اندھے کیوں ہوگئے کیوں آنکھوں میں چربی چھائی

شاہؑ ۔ سردارِ جناں ہیں ۔ نہیں پہچانتے ہو
کیا پیمبرؐ کے نواسے کو نہیں جانتے ہو

www.emarsiya.com

تین دن سے شہِؑ والا کا ہے کُنبہ پیاسا
پیاس سے دم بھی لبوں پر ہے علی اصغرؑ کا
منتظر ۔ میرے ہیں در پر ۔ حرمِ شاہِؑ ہُدا
پانی لانے کا بھتیجی سے کیا ہے وعدا

پیاسی بچی کی وہ صورت مرے احساس میں ہے
ٹِکٹکی باندھے سکینہؑ تو مری آس میں ہے

آتشِ بُغض دلوں میں ہے شرارے تم ہو
ہَوسِ نقدِ زر و سیم کے مارے تم ہو
چرخِ بیداد کے منحوس ستارے تم ہو
کچھ خبر ہے تمہیں دوزخ کے کنارے تم ہو

ناریو ۔ آگے قدم تو نہ بڑھانے دونگا
میرے آقا پہ کبھی آنچ نہ آنے دونگا

دیکھکر رن کی زمیں چرخ کو ہے حیرانی
ہوا سیراب نہ افسوس نبیؐ کا جانی
آبِ دریا ہے گراں ۔ خون کی ہے ارزانی
پیاسے کو دیکھکے دریا ہوا پانی پانی

ظلم کا طَور کسی طرح بدلتے ہی نہیں
دل تمہارے تو ہیں پتھر جو پگھلتے ہی نہیں

راہِ شبیرؑ ہے حق ۔ بس اسی رستے پہ چلو
پیاسے شبیرؑ کے تم خون کے پیاسے نہ بنو
میرا آقا ہے پیمبرؐ کا نواسا ۔ لوگو
گر مسلمان ہو ۔ للہ خدا لگتی کہو

کیا قیامت ہے کہ ہے خلد کا سرور پیاسا
لبِ دریا ہو بنِ ساقئ کوثر پیاسا

تشنہ کامی کی ہماری تمہیں پروا ہی نہیں
پیاسے بچوں کی صدائیں کوئی سُنتا ہی نہیں
ایسا سفّاک زمانہ کبھی دیکھا ہی نہیں
ہم سمجھتے ہیں کہ اس دشت میں دریا ہی نہیں

پیاس کا حال ۔ زباں ہوتی تو کہتا پانی
اب تو اک آگ کی مانند ہے بہتا پانی

www.emarsiya.com

ہوا عباسؑ کی تقریر کا کچھ بھی نہ اثر | حملہ کرنے لگے غازی پہ سبھی بانیٔ شر
شیر پر حیدرِ کرارؑ کی سب کی تھی نظر | رُک گیا ایک کی تلوار سے سارا لشکر

صبر کی شان دکھاتا تھا وفادارِ حسینؑ
ہاتھ رُوکے ہوئے لڑتا تھا علمدارِ حسینؑ

شیر کی تیغ سے ٹکرا کے کٹے بانیٔ شر | بڑھکے حملے سے ہوا جنگِ دفاعی کا اثر
سر اُٹھاتے نہ تھے ہیبت سے جری کی خودسر | معجزہ ضبط کا عباسؑ دکھاتے تھے۔ مگر

بن کے میداں میں تحمل کی نشانی ۔ برسا
پیاسے عباسؑ کی شمشیر کا پانی ۔ برسا

لڑتا تھا تیغ بکف ضبطِ شجاعت کا امیں | خوں سے آغشتہ جبیں ہوگئی تھی اور حسیں
کھول کر آنکھ ذرا دیکھ وفا ۔ رن کی زمیں | خاتمِ رنگِ وفا کے نظر آئینگے نگیں

جس جگہ خون علمدارؑ کا گرتا ہوگا
واں پسینہ شہِؑ مظلوم کا ٹپکا ہوگا

دعوے اعدا کے فنِ حرب میں نکلے جھوٹے | زخمِ شمشیر کے جسموں پہ کھلے گل بوٹے
بھاگے پیدل تو سواروں کے پرے بھی ٹوٹے | چوکڑی بھول گئے فوج کے چھکے چھوٹے

آئے جو سامنے دس کٹ کے وہیں بیس ہوئے
اور اگر بیس چلے آئے تو چالیس ہوئے

جس کو چلنا ہی تھا میداں میں سزاوار چلی | زخم کا رن میں کھلاتے ہوئے گلزار چلی
تیزیٔ برق کا کرتی ہوی اظہار چلی | نیزوں پانی اُٹھا جب گھاٹ پہ تلوار چلی

موجیں ٹکرائیں کنارے بھی بہے ٹوٹ پڑے
بُلبلے شیر کی ہیبت جو ہوی پھوٹ پڑے

www.emarsiya.com

آیا ساحل پہ جو دریا کے علمدارِؑ جری | آب پر وصفِ خداداد کی تاثیر ہوی
موج میں موجِ وفا نے جو گرہ ہے ڈالی | آج تک وہ نہ کسی طَور سے بھی کھل نہ سکی

سطحِ دریا پہ جو ہر سمت اُبھر آتی ہے
یہ گرہ موج کی کروٹ میں نظر آتی ہے

اب تو دریا کے کنارے ہے علیؑ کا جانی | پونچھی اپنی عَرَق آلود جو تھی پیشانی
ہیچ ہے اس کی نگاہوں میں تو بہتا پانی | سوکھے ہونٹوں پہ مگر پیاس کی ہے طغیانی

مشک پر پیاسی نظر بچی کے ارماں دل میں
سامنے آبِ رواں ضبط کا طوفاں دل میں

قابضِ نہر جو عباسؑ ہوئے با ہمت | پانی چلو میں لیا یعنی دکھادی قدرت
اُس کے جب پھینکنے میں کی جو جری نے عُجلت | دستِ عباسؑ پہ کی ضبطِ عطش نے بیعت

دیدۂ تر میں تو اک خشک زمیں تھا دریا
دشت تھا یادِ سکینہؑ میں نہیں تھا دریا

فوج کو اتنا بھگایا کہ بہت وقت لگا | مشک تھی سوکھی ہوی پانی سے تر اُس کو کیا
تھا بھتیجی کا تصور میں وہ پیاسا چہرا | سورہ پڑھتے ہوئے کوثر کا بھرا مشکیزا

دستِ فطرت کو بڑھاتے ہوئے تڑپیں موجیں
دامنِ تشنہ لبی تک نہیں پہنچیں موجیں

آبِ دریا پہ جو غازی نے نظر ہے ڈالی | یادِ بے شیر کے آتے ہی بس اک ہُوک اُٹھی
تشنگی جس میں تھی بچوں کی وہی مشک بھری | پیاس پانی میں بھی ڈوبی تو رہی پیاسی ہی

مشک کاندھے پہ ہے اور جنگ کیئے جاتے ہیں
آس یہ پیاسی سکینہؑ کی لئے جاتے ہیں

www.emarsiya.com

شمعیں پانی پہ وفاؤں کی جَلا کر پلٹے | موج کو ماہیٔ بے آب بنا کر پلٹے
پانی چلو میں لیا لب نہ لگا کر پلٹے | پیاس کو ضبط کی قوت سے دبا کر پلٹے

آبِ دریا سے نہ رکھا ہے کوئی ربطِ عطش
سطحِ دریا پہ لکھا فیصلۂ ضبطِ عطش

بھر کے مشکیزہ جو پلٹا پسرِ خیبر گیر | فوج حائل ہوی اور چلنے لگے نیزہ و تیر
وار شمشیر کا کرنے لگے میداں میں شریر | آڑ میں ایک شجر کے تھا شقی ابنِ نمیر

اس کی تلوار سے محصورِ ستم ہوکے گرا
ہاتھ اک خاک پہ شانے سے قلم ہوکے گرا

حملہ کرنے لگے غازی پہ سمٹ کر دشمن | جسم پر کھل گیا زخموں سے شہادت کا چمن
ہوگیا رن میں جو بتدست علمدارؑ کا تن | مشعلیں ۔ دستِ بُریدہ کی ہوی ہیں روشن

رشکِ صد طُور بنا منظرِ ایوانِ وفا
حشر تک ہوگیا پُر نور دبستانِ وفا

دستِ چپ بھی جو ہوا رن میں قلم غازی کا | خاک پر اب علمِ سیدِ ابرار گرا
سر اُٹھانا تھا کہ بس آنکھ میں اک تیر لگا | دوسرا تیر جو آیا تو چھدا مشکیزا

قلب اس طرح سے ٹوٹا ستمِ دشمن سے
مشک سے پانی بہا جاں نکل آئی تن سے

سر سے پا تک تھے علمدارِ جری خوں میں بھرے | گُرز سے فرق تھا شق گھوڑے سے جسدم ہیں گرے
آئے ہیں خاک پہ کس طرح نہ پوچھو مجھ سے | کیسے گھوڑے سے گرے ہاتھ نہیں جو ٹیکے

ہوکے بے دست علمدارؑ کے جیسا ۔ نہ گرا
کربلا میں کوئی مظلوم تو ایسا ۔ نہ گرا

www.emarsiya.com

خوں میں غلطاں ہوا شبیرؑ کا یہ شیدائی | تپتی ریتی پہ گرا سبطِ نبیؐ کا بھائی
چرخ لرزاں ہوا ساحل کی زمیں تھرّائی | حشر برپا ہوا ہاتف کی صدا یہ آئی

گُلِ ایماں کا پسر شیرِ وَغا قتل ہوا
اب ملے گی نہ وفا گُلِ وفا قتل ہوا

نیم جاں بھائی کے نزدیک جو پہنچے شبیرؑ | دیکھا۔عباسؑ کی حالت ہے بہت ہی تغیرّ
خون میں بھر گئی ہے شیرِ خدا کی تصویر | مُنتشر ہوگئی قرآنِ وفا کی تفسیر

اشک آلودہ بخوں چشم میں بھر آتے ہیں
جسم ہے سُرخ ۔ہرے زخم نظر آتے ہیں

بولے عباسؑ کہ شرمندہ ہوں میں اے مولاؑ | پانی بچوں کیلئے نہر سے میں لا نہ سکا
لاشہ۔خیمے میں نہ لے جایئے آقا۔میرا | میں سکینہؑ کو کبھی مُنہ نہیں دکھلا سکتا

آنِ واحد میں تھے کوثر کے کنارے عباسؑ
بھائی سے کی جو وصیت تو سدھارے عباسؑ

لَوٹے یوں مشک وعلم لے کے شہِؑ جن و بشر | اشک آنکھوں میں ہیں پُھنکتا ہے جگر۔خم ہے کمر
ہاتھ میں خوں بھرا لپٹا ہوا پرچم ہے ۔مگر | یہ علم آج سے استادہ ہوا ہے گھر گھر

باقی دُنیا میں رہے گا یہ جہاں ہے جب تک
یوں پھریرا ہے لپیٹا کہ کُھلا ہے اب تک

یہ علم گر کے اُٹھا صدق و صفا کو لیکر | اپنے دامن میں شریعت کی بقا کو لیکر
روحِ ایمان و حیا شانِ وفا کو لیکر | ہچکیاں لیتے ہوئے دینِ خدا کو لیکر

کام آیا ہے نمازوں کا سہارا بن کر
گر کے اُٹھا ہے اذانوں کا منارا بن کر

www.emarsiya.com

قلبِ زہراؑ کی دُعاؤں کا اثر ہے اس پر
خونِ حمزہؑ کی قسم ۔خونِ جگر ہے اس پر
مقصدِ شہؑ کی تمنائے ظفر ہے اس پر
مُسکراتی ہوی کعبے کی نظر ہے اس پر
یہ ذرا جُھکتے ہی بن جاتا ہے کافِ کعبہ
پھیل جائے تو پھریرا ہے غلافِ کعبہ

اس کو احساس کی دُنیا میں ہے رفعت حاصل
اس کو ہر دَور میں ہوتی رہی عزت حاصل
اس کو عباسؑ کی نسبت سے ہے شہرت حاصل
اس کو ہے شئے کے تغیر پہ بھی قدرت حاصل
یہ براہیمؑ کا اعجاز دکھا دیتا ہے
یہ علم آگ کو گلزار بنا دیتا ہے

یہ علم تذکرۂ شاہِ اُمم کرتا ہے
یہ علم دیدۂ انصاف کو نم کرتا ہے
یہ علم عزتِ بیداریٔ غم کرتا ہے
یہ علم شوکتِ اسلام علم کرتا ہے
ایک منصوبۂ مُحکم کی دلالت ہے علم
ظفرِ مقصدِ سرورؑ کی علامت ہے علم

عزم و ہمت کے مقاصد کا ٹھکانہ ہے علم
صدیاں گزریں ہیں کہ مربوطِ زمانہ ہے علم
گوہرِ اُسوۂ سرورؑ کا خزانہ ہے علم
ایک پایندہ حقیقت کا فسانہ ہے علم
اس سے ہمت کا سبق پاتی رہے گی دُنیا
تا قیامت اسے دُہراتی رہے گی دُنیا

اس علم ہی میں ہیں اعجاز کے جلوے باقرؔ
رونقِ بزمِ عزا تو ہے اسی سے باقرؔ
اہلِ احساس میں اس کے ہی ہیں چرچے باقرؔ
مجلسیں ہوتی ہیں سائے میں اسی کے باقرؔ
اس سے وابستہ ہے تا حشر رضائے زہراؑ
یہ علم ہے کہ مجسم ہے دُعائے زہراؑ

www.emarsiya.com